سوال

(260)چچیرے بھائی کا حصہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید و بکرچچیرے بھائی ہیں،ان کے پاس آبائی آراضی ہے،سابقہ دستور کے تحت زمین صرف بڑی اولاد کے نام منتقل ہوتی تھی۔چنانچہ زمین زید کے نام منتقل ہوئی البتہ عملا دونوں فریقین میں نصفا نصف بٹوارہ تقریبا آج سے 45 سال پشتر ہوگیا۔30 سال بعد بکر نے کاغذی بٹوارہ کرنے کےلیے عدالت کی طرف رجوع کیا۔عدالتی منازل کی بادیہ پیمائی اور اعزہ واقارب کے سمجھانے بجھانے پر فریقین کے درمیان عدالت میں نصفا نصف پر صلح ہوگئی اور فریقین کے نام الگ الگ کھاتے قائم ہوگئے۔

امسال چکبندی شروع ہوئی تو قبضہ کی بنیاد پر نئی معمولی آراضی بکر کو مل گئی جس میں زید کی کوئی شرکت نہیں ہے،اس طرح بکر کا کچھ حصہ مقابلتاًزیادہ ہوگیا،اب زید اس میں حصہ طلب کرتا ہے اور بکر انکار کرتا ہے۔

درج بالا مسئلہ میں قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا زید واقعی پانے کا مستحق ہے؟بینواا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر واقعہ کی صورت وہی ہے جو سوال میں ظاہر کی گئی ہے تو چکبندی کے موقع پر کسی قانونی گنجائش کی بنا پر بکر کو جو نئی اراضی مل گئی ہے وہ کل کی کل صرف بکر کی ملکیت ہے۔زید کا اس میں حصہ طلب کرنا درست نہیں ہے اور بکر کا انکار کرنا درست اور ٹھیک ہے۔جیسے اس کے برعکس صورت میں یعنی چکبندی کے وقت زید کو کچھ نئی زمین مل جاتی تو وہ صرف زید کی ملک ہوتی،اوراس میں بکر کا کوئی حق نہ ہوتا،اسی طرح صورت مذکورہ فی السوال میں بکر کے حاصل شدہ زمین میں زید کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔البتہ اگر عملی اور کاغذی بٹوارہ سے پہلے چکبندی ہوئی ہوتی اوراس وقت کسی بنا پر کچھ نئی زمین مل جاتی تو دونوں (زیداور بکر) اس نئی اراضی میں برابر کے شریک ہوتے۔دوسرے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔اس بارے میں لحاظ صرف موجودہ حالت اوروقت کا ہوگا۔ھذا ما عندی واللہ اعلم۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب الفرائض والھبۃ

صفحہ نمبر 478

محدث فتویٰ